ادبی تنقید کیا ہے؟

(عربی ادب کے حوالے سے)

دوسری اور آخری قسط

شاہد اسلم قاسمی، شعبۂ عربی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ایک پہلو سے درہموں کو پرکھنا اور جانچنا۔ یہ سب سے زیادہ مناسب معنی ہے۔ جو نئی اصطلاح کے مطابق کلمۂ نقد لیا گیا ہے۔ اور دوسرے پہلو سے دیکھا جائے تو اکثر و بیشتر متقدمین کی اصطلاح کے مطابق بھی بہت لائق اور مناسب ہے کیوں کہ اس کے اندر تلاش و جستجو، چیزوں کا باہم مقابلہ و موازنہ ان میں اچھے اور برے کی تمیز اور اس کے علاوہ محکم اور صحیح فیصلہ کا عنصر بھی شامل ہے۔ مگر جب ہم معتبر ناقدین کے اقوال پر غور کریں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان معانی کو نقد کی تعریف اس کے خواص اور اس کے عمل کے ذکر میں شامل نہیں کیا ہے۔ اگرچہ "نقد الیسی الشیاء" کا مطالعہ کرنا، انکی تشریح و تجزیہ کرنے اور ان کے مشابہ اور بالمقابل چیزوں سے انکا موازنہ کرنے کا نام ہے۔ پھر اسی کے ساتھ ساتھ ان کی قدر و قیمت اور معیار کو بتانے کے لئے کوئی فیصلہ اور رائے قائم کرنا یہ بات حواس خمسہ، معقولات، علوم و فنون اور اس چیز کو شامل ہوگی جو زندگی سے متعلق ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ متقدمین میں سے جس نے بھی نقد عربی پر لکھا ہے وہ کلمۂ نقد کو ان کے پے در پے معانی پر محمول کرنے کے سلسلے میں زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے اور قدیم ناقدین کو جب ہم پڑھتے ہیں تو یہ بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ کلمۂ نقد انہیں پے در پے معانی کے لئے مستعمل ہوا ہے جیسے قدامہ کی کتاب "نقد الشعر" اور "نقد النثر" (جو غلطی سے اس کی طرف منسوب کر دی گئی ہے) ابن رشیق کی کتاب "العمدۃ" جو شعر کی صنعت اور اس پر نقد کے متعلق ہے۔ پھر اس کے بعد جو کتابیں آئیں وہ شعراء کے درمیان موازنہ سے متعلق تھیں۔ جو تمام تر ہی شعر و نثر کے مطالعہ ان کی تشریح و تفسیر ان کے عناصر اور مضمون ان کو بیان کرنے اور اسباب پسندیدگی

کی بابت حسن و قبح کے سلسلے میں ان دونوں کتابوں میں پیش کئے گئے تھے۔ جو ان سے متعلق تھیں یعنی ان کے بعد کی کتابوں میں ان کی تشریح و تعریض (نقص) پھر ان کی تشریح و موازنہ، پھر حکم نصائح اور مفید قوانین ہیں۔ جو منظوم و منثور ادب کے متعلق ہیں۔

ہم تنقید کی تعریف کے سلسلے میں جدید اہل فن اور ناقدین کے احوال کو دیکھیں گے۔ چنانچہ ان کے نزدیک کسی بھی فن پارے کا صحیح اندازہ کرنا، اس کی قدر و قیمت بتانا اور دوسری چیزوں کے بالمقابل اس کے معیار کو واضح کرنا "نقد" ہے اور "نقد ادبی" صرف ادب کے ساتھ خاص ہے۔ اگرچہ نقد کا مزاج ایک ہو یا برابر ہو، چاہے اس کا موضوع۔ ادب۔ تصویر کشی یا موسیقی ہو تو نقد ادبی۔ اصطلاحی طور پر یہ ہیکہ نص ادبی کا صحیح اندازہ اور پرکھ ہو، اور اس کے ادبی معیار اور قدر و قیمت کو بیان کرنا مقصود ہو۔ اس تعریف کی وضاحت کے لئے ہم مندرجہ ذیل چیزوں کا بھی ذکر کرسکتے ہیں۔

(۱) ادب کے وجود میں آنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور تنقید یہ فرض کرتی ہے کہ ادب عملاً یا واقعتاً پایا جاتا ہے پھر وہ اس کے سمجھنے، اس کی تشریح و تجزیئے، اس کی پرکھ اور اس کے اوپر حکم صادر کرتی ہے۔ اور اپنی رائے بھی پیش کرتی ہے۔

اگرچہ یہ بات تنقید کے اختیار میں نہیں ہوتی کہ وہ ادب کو عدم سے وجود بخشے اور اس سے لطف اندوز ہو۔ درآں حالیکہ تنقید ہی ادب کے اندر نکھار لاتی ہے اور اس کی کاٹ چھانٹ کرکے اس کو مہذب بناتی ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہیکہ فطری ادیب کے اندر ان تینوں صلاحیتوں (یعنی ادب کو وجود بخشنا، اس سے لطف اندوز ہونا اور اس پر تنقید بھی کرنا) کا ایک ساتھ پایا جانا بہت ضروری ہے۔

(۲) یہ تعریف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نقد ادبی کی غرض اول صرف یہ ہیکہ کسی ادبی فن پارے کا صحیح اندازہ لگایا جائے اور اس کو پرکھا جائے۔ یعنی بذاتِ خود اس فن پارے کی کیا قدر و قیمت ہے۔ قواعد اور عوام کے خواص پر قیاس کرتے ہوئے، جن سے کہ ادب اعام یا خاص معنی میں ممتاز ہوتا ہے۔ اور تنقید کی یہ قسم توضیحی ہے یعنی جو سمجھنے اور ذوق کو ۔۔۔ کرنے کے سلسلے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ ابھاری یہ بات کہ ادب کے مقام و مرتبہ کا

دوسری چیزوں کی مناسبت سے لگائیں" تو یہ دوسرے نمبر پر آتی ہے مثلاً ادیبوں کی تربیت ان کی مختلف صلاحیتوں کے لحاظ سے کی جائے ۔ یا ان کے مختلف ادبی نمونوں کے درمیان موازنہ کرنیکے لئے کوئی نظام وضع کیا جائے ۔ تنقید کی یہ قسم ترجیحی ہے یعنی اس قسم سے ہمیں اس بات میں مدد ملتی ہے کہ ہم یہ جان سکیں کہ ادیبوں کے درمیان افضل کون ہے اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ شعراء خطباء کاتبین اور مؤلفین کے درمیان بہت زیادہ بنیادی اختلاف پائے جاتے ہیں ۔ اور کم ہی لوگ ان میں سے ایسے ہوتے ہیں جن کے باہم مشابہ حالات اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ان کے درمیان موازنہ کیا جائے ۔ جو ان کی باہم نمایاں صلاحیتوں کو محدود کرسکے جیسے کہ سوال کیا جائے کہ جریر، فرزدق اور اخطل میں سے کون اشعر یعنی سب سے بڑا شاعر مانا گیا ہے تو آپ کا صحیح جواب یہ ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک اشعر ہے ۔ کیونکہ یہ تینوں شعراء اپنے اندر کوئی نہ کوئی ایسی لفظی معنوی یا موضوعی صفات رکھتے ہیں جو ہر ایک کو ایک دوسرے سے الگ کرتی ہے اور ان میں کوئی وجہ اتفاق نہیں پائیں گے ۔ جو ان کے درمیان موازنہ کی اجازت دے کیونکہ انسان کے اندر اس کے علاوہ ایک چیز یہ پائی جاتی ہے کہ جس چیز کو وہ پسند کرتا ہے ، اس سے وہ متاثر ہوتا ہے ۔ اور اس کے علاوہ کو وہ نظر انداز کر دیتا ہے ۔

(۳) اور جب بھی تنقید کے عمل اور اس کی غرض و غایت کی تحقیق کا مسئلہ درپیش ہو تو ایک ناقد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی نظر تیز ہو، دل بیدار ہو، ذوق عمدہ ہو، جذباتی طور پر ادیب سے ہم آہنگ ہو اور ان کے اثرات سے جو اس کے احکام اور رایوں کو فاسد کر دیں ، بری ہو ۔ اور یہ تمام چیزیں ان کے علاوہ ہیں کہ ان کے اندر ادبی و علمی ثقافت ہو، ادب کی مشق ہو ، اس کے تاریخی ادوار کی معرفت ہو ، دوسرے علوم و فنون سے ادب کے تعلق کا علم ہو اور گہرائی و گیرائی ہو تاکہ اس کے لئے انصاف ، صحیح فیصلہ اور رائے دینا ممکن ہو جائے ۔

پوب نے (POB) نے تین اہم مصادر بتائے ہیں جن سے تنقید سیراب ہوتی ہے ۔

۱ فطرت میں غور و فکر ۲ سلف اور متقدمین کے لئے ادبی سرمائے میں غور و فکر

۳ عقل کے اندر غور و فکر ۔

[illegible]

مطلب یہ نہیں ہے کہ ادیب ان تینوں کے درمیان تقسیم ہا ہتا ہے۔ اور اس لئے بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی طاقت دوسرے کی طاقت کو مضبوط کرتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم پہلے فطرت کی پیروی کریں تاکہ ہمارے لئے متقدمین کے ادبی سرمائے کا مطالعہ آسان ہو جائے۔ کیونکہ قدما ر فطرت سے زیادہ قریب تھے۔ اور قدیم شعراء اور فطرت میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ قدمار کے اس ادبی سرمایہ کے مطالعہ کا مطلب ہے کہ فن کا مطالعہ جس کا اطلاق عمل پر ہوتا ہے۔

نقد کا پہلا معنی جو بتایا گیا ہے وہی آج استعمال ہو رہا ہے کیونکہ آج کل کی تنقید میں یہ ہوتا ہے کہ انسان ایک جز کو پرکھتا ہے پھر اس کا موازنہ دوسرے شعراء کے کلام سے کرتا ہے۔ اور فکر و کلام کے اعتبار سے اس کے متعلق کوئی رائے قائم کرتا ہے۔ ہم اس سلسلے میں دو کتابیں پاتے ہیں ایک "نقد الشعر لِقدامة" اور دوسری نقد النثر۔ کتاب العمدۃ لابن رشیق۔

اور جب ہم تنقید کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نئے دور میں پہلا معنی ہی لیا گیا ہے، یعنی کلام کا موازنہ کرنا، اس کی خوبی و خرابی کو دیکھنا۔ فلسفہ و افکار کی غرض تحلیل اور موازنہ اس کی قدر و منزلت ہے کرنا ہی تنقید کا کام ہے۔

ما نقد کا کام ادب کے وجود میں آنے کے بعد ہی شروع ہوتا ہے۔ اسی لئے جب نقد موجود ہے تو گویا ادب لازماً موجود ہوگا۔ اس کے بعد یہ فن۔ اس ادبی کلام کی خامیوں اور خوبیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ وہ موجود تو نہیں ہوتا لیکن اس کا اشتہار کرتا ہے۔ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔

جو سرمایہ ادب میں موجود ہے اسکو سامنے رکھ کر اس کی تہوں میں جاتے ہیں اور اسکے بعد جو فیصلہ کرتے ہیں؛ یہی تنقید ہے؛ ادیب و نقد کا کام یہ ہے کہ جو اس میدان میں آئے تو وہ سلجھا ہو جن موضوعات پر تنقید کی جا رہی ہو اور جن سے تشکیل ہوئی ہو وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو اور اگر ایسا نہ ہوا تو وہ تنقید کرنے میں ناقص سمجھا جائے گا۔ یعنی یہ کہ اس کے انا ادبی مبادات، ادبی ثقافت، تاریخی ادوار پر معرفت، فنون سے تعلق، حسن فہم اور پوری طرح تمام باتیں جانتا ہو۔ ناقد ذہن کے مشتبہات کو ختم کرتا ہے، الحاد کو کھولتا ہے۔ اس

ناقد ایک رابطہ اور ذریعہ ہے قاری و سامع اور فنکار کے درمیان۔ وہ فنکار کے ذہن کو دوبالا کرتا ہے اور اس کی رہبری کرتا ہے اور اسے بھٹکنے نہیں دیتا گویا وہ ایک ہراول دستہ ہوتا ہے قافلہ کے لئے۔ ناقد و ادیب ایک طرح سے قوم کے رہنما ہوتے ہیں۔ لوگ فنکار کو میز ممتاز دیکھتے ہیں۔ کون سے نظریات ہیں جسکے نتیجے میں مختلف مکتبۂ فکر وجود میں آتے ہیں جیسے متنبی اور جاحظ کا اسکول۔

نقد کا کام اس وقت شروع ہوتا ہے جب ادب عالم تخلیق میں آجاتا ہے، اور جب ادب وجود میں آجائے تو نقد اس کے بعد اپنا فریضہ انجام دیتا ہے۔ نقد سے یہ بات خود آشکار ہو جاتی ہے کہ ادب بالفعل موجود ہے۔ نقد کے توسط سے ادب کو پہچانا جاتا ہے۔ اور اس کی تشریح کی جاتی ہے۔ اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے، اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

نقد کا فن تحریروں کی تنقید کرتا ہے۔ اور ان کو سمجھنے کے لئے ضروری اصول بناتا ہے۔ اس طرح وہ قارئین کے لئے مطالعہ میں آسانی پیدا کرتا ہے اور قارئین واد بار کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے وہ ادبار کی رہنمائی کرتا ہے انہیں بھٹکنے نہیں دیتا۔ ان کی غلطیوں و خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کو صحیح راستہ بتاتا ہے، اور اگر وہ صحیح ہوتے ہیں تو ان کو متعارف کرتا ہے اور ان کے راستہ کو مضبوط کرتا ہے اور ان کے راستہ کو مضبوط کرتا ہے ان کے لئے ایک کامل مثال وضع کرتا ہے اور صحیح رخ پر لے جاتا ہے۔

وہ ادبار کو بتاتا ہے کہ ان کے بارے میں لوگوں کی کیا رائے ہے اور یہ کہ نقاد نے ان کی کیا قدر و قیمت متعین کی ہے اور ان کی تحریروں پر کتنی توجہ دی ہے وہ لوگوں کو غلو سے روکتا ہے تاکہ لوگوں کے تصورات کو توانائی نصیب ہو جس سے تہذیبی و ثقافتی تعاون وجود میں آتا ہے اور ادب زندگی میں داخل ہو کر اس کے راستوں کو روشن کرتا ہے۔

فن نقد ادبی قارئین کو مختلف گوشوں سے نفع پہونچاتا ہے: (۱) وہ قارئین سے ادبی تحریروں کو قریب کرتا ہے اور ان کو سمجھنے اور ان کی قدر قیمت متعین کرنے میں مدد کرتا ہے۔ خصوصاً جبکہ قارئین مختلف صلاحیتوں اور مختلف مزاجوں کے طبقہ سے ہوتے ہیں۔ جن میں بعض ادب کی تخلیق کے دور سے قریب اور ادیب کے ملک سے دور ہوتے ہیں۔

نقد کا فن قارئین کے لئے مفید قرأت کے طریقے وضع کرتا ہے۔ کیونکہ ناقد زیادہ ماہر اور سمجھدار ہوتا ہے اور وہ قارئین کی رہنمائی تحریر کے حسن و قوت کے نکات کی جانب کرتا ہے۔ یا اس کی خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے جس سے قارئین کی صلاحیتوں کو جلا ملتی ہے۔

جب تک نقاد ادبا کی گرفت کرتے رہتے ہیں، ادب قوت حاصل کرتا ہے اور ترقی کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ ادبا میں مقابلہ سخت ہوجاتا ہے۔ اور نقد کے احکام و فیصلوں کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور عمدہ فکر، حسین تصور اور بلیغ تعبیر میں مبالغہ کرنے لگتے ہیں۔ اور اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اور قراء کے درمیان مناسبت پیدا ہو۔ چنانچہ وہ ادب واضح اور جمیل ہوتا ہے اور اعلیٰ مثالوں کا حامل ہوتا ہے اور لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس لئے وہ بیک وقت ایک جمیل اور مفید فن ہوتا ہے۔ اس طرح مصنف اور انشاء پرداز ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

تنقید جس میں تخلیق کی بھی شان ہوتی ہے۔ وہ صرف خوبیوں و خامیوں کے بیان پر محدود نہیں رہتی۔ بلکہ آگے بڑھ کر وہ ایسی تجویز پیش کرتی ہے جو ادب کو بیدار کردے اور اس کے آفاق میں جدید فنون اور پر لطف اسالیب میں ایسے افکار کا ذریعہ بنتی ہے جو ادب کو شاداب اور اس کی ثروت میں اضافہ کرتے ہیں اور وسعت پیدا کرتے ہیں ہم برابر تنقیدی تحریروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ قومی، ادبی تحریریں شمار کی جاتی ہیں۔

تنقید کا فن، ادب کے معاد ذہن میں اضافہ کرتا ہے اور قلوب پر ادب کا اقتدار قائم کرتا ہے اور ادب کے زمان و مکان اور افراد سے متعلق تعلقات کو واضح کرتا ہے اور اس کی فنی قدر و قیمت کو واضح کرنا، اور ادب کے لئے علوم و فنون میں گنجائش پیدا کرنا ہے خصوصاً اس دور میں جب کہ لوگوں کا رجحان مادی نفع یا سستے ادب کی طرف ہونے لگا ہے۔

تنقید کا موضوع

ادب کا موضوع طبیعت انسانی ہے۔ نقد ادبی کا موضوع نظم و نثر ہے۔ ادب عقل و شعور کی مصوری کرتا ہے اور نقد کا تعلق اس کی شرح تحلیل و تجزیہ معائب و محاسن سے ہے۔ اصول لغت

وقوانین نقد کا پورا احترام نقد کی پاسبانی عبارت ہے، نقد، فکر و تعبیر کی راہوں میں ایک شمع ہے اور تخلیقی ادب کی تاریخ میں معاشی زندگی کا ایک شعبہ ہے۔

ختم شد

بقیہ: مآخذ و ذرائع

۷۔ سفینۂ خوشگو	: بندرابن داس خوشگو	: لیبل پریس پٹنہ	۱۹۵۹ء
۸۔ سفینۂ ہندی	: بھگوان داس ہندی	: " " "	۱۹۵۸ء
۹۔ مرزا عبدالقادر بیدل	: سید نبی ہادی	: علی گڑھ	۱۹۸۲ء
۱۰۔ مردم دیدہ	: عبدالحکیم حاکم لاہوری	: پنجاب یونیورسٹی پریس لاہور	۱۹۶۱ء
۱۱۔ مقالات الشعراء	: قیام الدین حیرت	: دہلی	۱۹۶۸ء
۱۲۔ نکات الشعراء	: میر تقی میر	: انجمن ترقی اردو اورنگ آباد	۱۹۳۵ء
۱۳ نگارستان فارس	: محمد حسین آزاد	: لاہور	۱۹۱۲ء
۱۴۔ تذکرہ نویسی در ہند و پاک	: سید علی رضا نقوی	: علی اکبر علی چاپخانہ تہران	۱۹۶۴ء
۱۵۔ ذکر میر	: میر تقی میر	: انجمن ترقی اردو اورنگ آباد	۱۹۲۸ء
۱۶۔ شمع انجمن	: نواب محمد صدیق حسن خاں	: بھوپال	۱۲۹۲ھ